www.novelsclubb.com
MA
میں
یارا نواز
بسمہ طارق بٹ
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

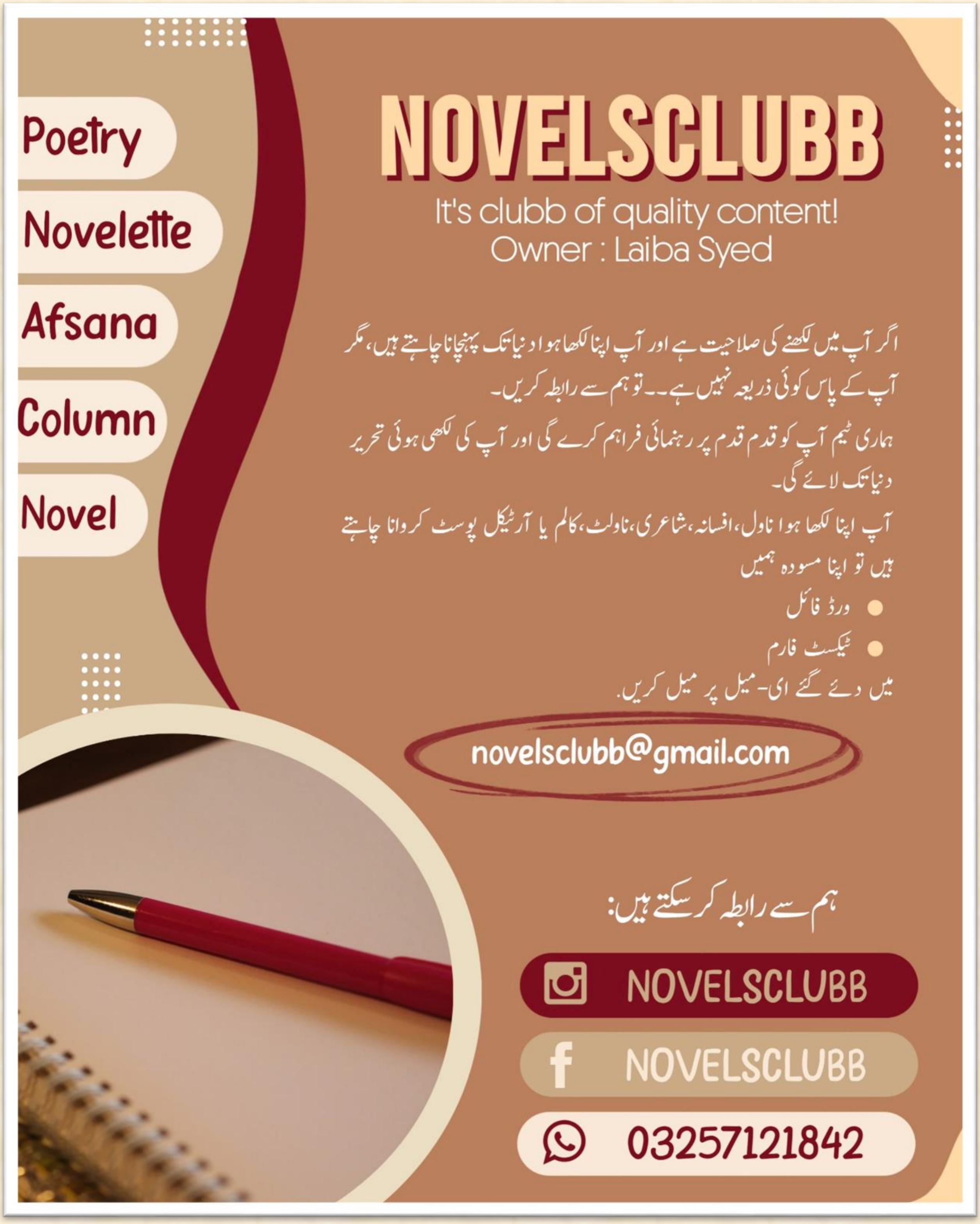
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

میں یارا نواز

از قلم

بسمہ طارق بٹ

Clubb of Quality Content

ناول "میں یارانواز" کے تمام جملہ حق لکھاری "بسمہ طارق بٹ" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ
کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت
درکار ہوگی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا
استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔
کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

میں یارا نواز

مدھم زرد بتیاں کمرے کے اندھیرپن کو ختم کرنے کی تگ ودو میں دکھائی دیتی تھیں۔ لیکن اندھیرا ان تمام زرد بتیوں پہ بھاری تھا۔ ہلکی ٹمٹماتی زرد شعاعوں کے باعث کمرہ اب دکھنے لگا تھا۔ سفید نرگسی پھولوں کی مہک کمرے میں خوب رچی بسی تھی۔

کاغذ پر بار بار قلم گھسیٹنے کی آواز اب ماحول میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی جو شاید اس خوابناک کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس دلا رہی تھی۔

"تاریخ: ۲۳ نومبر، ۲۰۲۲"

"دن: بدھ"

"وقت: رات بارہ بج کر پندرہ منٹ"

"آج میں ان تمام احساسات کو اس قلم کی نظر کر دینا چاہتی ہوں جو مجھے ایک عرصہ تک تنگ کرتے رہے ہیں۔ اور ہر اس سوچ سے آزادی حاصل کر لینا چاہتی ہوں جو مجھے لوگوں میں بیٹھ کر احساس کمتری میں مبتلا کرتی رہی ہیں۔" چند الفاظ کو کورے کاغذ کی نظر کرنے کے بعد

سرمئی ٹریک سوٹ میں ملبوس ذی روح دانتوں میں قلم پھنسائے خلا میں کسی غیر مرئی نقطے کی تلاش میں نظر آتی تھی۔

ٹریک سوٹ کی ہڈ سر کو ڈھکے ہوئے تھی جس میں الجھے بالوں کو گول مول جوڑے کی صورت سمیٹا گیا تھا۔اور ایک دو لِٹ چہرے کے اطراف میں جھول رہی تھی۔

"میں کبھی بھی لوگوں کے سامنے بات کرنے سے نہیں گھبراتی تھی۔لیکن پھر ایک ایسا وقت آیا کہ میں لوگوں کے سامنے بات کرنے سے گھبرانے لگی۔میں اپنی ذات پر سے اعتبار کھونے لگی."

"اپنے کیئے گئے فیصلوں پر دہرے ذہن (ڈبل مائنڈ) کی شکار ہونے لگی۔"

الفاظ ایک بار پھر قلم کی نظر ہوئے تھے اور کمرے کا ماحول ذرا سی ارتعاش کے بعد پھر سے گہری خاموشی میں ڈوب گیا تھا۔سفید جرابوں میں مقید پیر مسلسل جھلائے جا رہے تھے اور ان کو جھلانے والے کے چہرے پر گہری سوچ کے باعث شکنیں در آئی تھیں۔

"میں یارانواز ہوں"

"خیال رکھنے والی، بہت جلد غصہ کر جانی والی اور ایک ہنس مکھ لڑکی جو بالکل آپ ہی کی طرح عام ہے۔"

"ایک لمبے دشوار سفر کی مسافر بننے کے بعد میں اپنی ذات کو تلاشنے میں کامیاب ہو چکی ہوں۔ الحمداللہ "

"گو کہ یہ سفر آسان نہیں تھا، لیکن اس سفر نے جہاں مجھے ذہنی اذیت سے دوچار کیا وہی پر اس سفر نے مجھے ایک بہت گہری بات سمجھا ڈالی۔ اب وہ بات کیا ہے یہ تو میں آخر میں ہی بتاؤں گی۔"

اسٹڈی ٹیبل کے ارد گرد بکھرے ٹرے مڑے کاغذ اس بات کی نوید تھے کہ اپنے جذبات کو کافی کاغذوں پر جھونک دینے کی ناکام کوشش کے بعد یارانو از ان کو لکھنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔ آنکھوں پر نظر کا چشمہ بیضوی چہرے کی رونق میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔

اور سیاہ آنکھیں اب ان الفاظ کا بغور جائزہ لے رہی تھیں جن کو کچھ دیر قبل کاغذ کی زینت بنایا گیا تھا۔ اور کورا کاغذ اب آہستہ آہستہ نیلی روشنائی سے بھرنے لگا تھا۔

"دنیا میں کوئی بھی انسان تب تک کسی بھی شے کے مقابلے میں ہار نہیں مان سکتا جب تک اس کا اپنے رب پر بھروسہ قائم رہتا ہے۔اور یہ وہی امید ہوتی ہے جو انسان کو ہر مشکل سفر میں توانائی فراہم کرتی ہے۔چاہے وہ امید کی کرن کے ایک چھوٹے سے ذرے کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔"

خون میں گردش کرتی گرماہٹ ہاتھوں کو تیزی سے حرکت دینے لگی تھی۔

"ہمارے بعض خواب ہمیں بہت عزیز ہوتے ہیں اور جب بھی ہم ان کے بارے میں سوچتے ہیں کہ اگر یہ خواب مکمل نہ ہوئے تو شاید ہی ہم جی پائیں۔ہم اپنے خوابوں کو ٹوٹا ہوا نہیں دیکھنا چاہتے۔"

"کیونکہ خوابوں کو ٹوٹتا دیکھنا آسان بات تھوڑی ناں ہے۔ایک عرصہ لگتا ہے ان خوابوں کو پروان چڑھانے میں، دن رات کی محنت لگتی ہے ان کو پورا کرنے میں۔لیکن جب یہ خواب شیشے کی طرح ایک چھناکے میں ٹوٹتے ہیں تو دل کو بھی ویران کر جاتے ہیں۔"

Clubb of Quality Content

شیشے کی کھڑکی سے باہر سردی بھری رات گلاس آور میں مقید ریت کی مانند قطرہ قطرہ سرک رہی تھی۔اور دیوار پر چسپاں سفید و زرد کاغذات کے تراشے اپنے سامنے موجود ذی روح کی تمام تر حرکات کا دم سادھے جائزہ لے رہے تھے۔

"پتہ ہے! تمھاری طرح میرے بھی کچھ ایسے خواب تھے جو مجھے دل سے عزیز تھے۔اور جن کا ٹوٹنا میں بھی تمھاری طرح سہار (افورڈ) نہیں کر سکتی تھی۔"

"تمھاری طرح میں بھی اکثر یہ سوچا کرتی تھی کہ کیا ہو گا اگر میرا یہ خواب پورا نہ ہو سکا؟ کیا ہو گا اگر یہ میری آنکھوں کے سامنے ہی دم توڑ جائے گا؟"

"اور بس پھر مجھے یہی خیال آتا تھا کہ شاید میں دوبارہ کبھی خواب دیکھنے کے قابل نہیں رہوں گی اور میری زندگی وہیں ٹھہر جائے گی۔" چند سیکنڈز کے لیے قلم ہاتھ سے جدا ہوا تھا۔اور وقت جیسے تھم گیا ہو۔ٹوٹے ہوئے خوابوں کا ایک طویل سلسلہ ہڈ سے سر کو ڈھکے ذی نفس کے ذہن کی سکرین پر چلنے لگا تھا۔

"لیکن پھر پتہ ہے کیا ہوا؟" گہری سانس اندر کھینچی اور یارانواز کا ہاتھ ایک بار پھر سے لکھنے کی ڈگر پر رواں ہو چکا تھا۔البتہ چہرے پر ایک زخمی سا تاثر ضرور در آیا تھا۔

"وہ خواب ٹوٹ گئے۔اور ایسے ٹوٹے کہ جیسے کبھی زندگی کا حصہ ہی نہ تھے۔یہ نہیں کہ میں روئی نہیں تھی۔روئی تھی بہت روئی تھی۔مگر حقیقت اپنا آپ منوا چکی تھی۔"

اسٹڈی ٹیبل کے ساتھ موجود کتابوں کا ریک اپنے اندر قدیم زمانوں کی خوشبو سموئے ہوئے تھا۔جو کسی کو بھی قدیم زمانوں کے سفر کی خواہش پر اکسا سکتا تھا۔سیاہ ریوالونگ چیئر کی چرچراہٹ اس کمرے کی واحد آواز تھی جو وقفے وقفے سے ضرور سننے کو ملتی تھی۔

"کیونکہ ان ٹوٹے ہوئے خوابوں نے مجھے زندگی کا سب سے بڑا سبق سکھادیا تھا کہ وقت کسی کے لیے نہیں رکتا۔زندگی کبھی بھی نہیں رکتی۔وہ جو ہم گمان کیے ہوتے ہیں کہ اب زندگی ختم ہو گئی ہے اور اس کے آگے کچھ نہیں،تو یقین جانو ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا۔"

"اور کیا تمھیں نہیں لگتا کہ اسی کو تو صبر کہتے ہیں؟"ایک ٹھنڈی آہ بھری گئی۔اور ٹوٹے ہوئے خوابوں کی کرچیاں سیاہ آنکھوں میں سرخی بھرنے لگی تھیں۔

"کہ جو مل گیا اس پر بھی اللہ رب العالمین کا شکر اور جو نہ مل سکا وہاں بھی سرِ تسلیم خم ہوا۔" ڈھیروں سوگواریت میں سرمئی ہڈ کے ہالے میں سیاہ آنکھوں والی لڑکی کے لبوں پر زخمی مسکراہٹ دوڑی تھی۔

تاریخ تھی ۱۰ اکتوبر ۲۰۲۳

اور دن تھا سوموار کا

"یہ بات میری یونیورسٹی کے دنوں کی ہے۔اکتوبر کا پہلا عشرہ (دس دن) مکمل ہوا تھا۔اور ماحول سے معلوم ہوتا تھا کہ سردی کی آمد کبھی بھی نہیں ہو گی۔ گرم ہواؤں کے تھپیڑے، پسینے اور سورج کی تپتی سنہری کرنیں اس بات کی اطلاع دیتی معلوم ہوتی تھیں جیسے جون، جولائی کا مہینے واپس لوٹ آیا ہو۔اسی عالم میں، میں اپنی دوست کے ساتھ پنکھے کی تلاش میں یونیورسٹی کے بلاک کے ایک کونے میں بیٹھ گئی۔"

یہاں سے یونیورسٹی کا مین گیٹ واضح دکھائی پڑتا تھا۔ جس کے دائیں جانب ایک وسیع میدان تھا جہاں نرم سبز گھاس سورج کی آگ برساتی شعاعوں کی نظر تھی اور کوئی ذی نفس گرمی کے باعث اس میں قدم رکھنے کی مجال نہ کرتا۔"اس دن میں کافی پریشان تھی کیونکہ میں بہت جلد ہار مان جانے والوں کا حصہ بن گئی تھی۔"

"یونہی کچھ لمحے انتظار کی نظر کر کے میں نے اپنی دوست سے بات کرنی کی ٹھانی۔ میرے خواب ٹوٹنے کے واقعہ کے بعد یہ دوسرا واقعہ تھا جس نے میرے ذہن میں لگے جالوں کو صاف کیا تھا۔"

"ماہم کیا تم کبھی کمپلیکس کا شکار ہوئی ہو؟"

"کیا کہا تم نے؟" لڑکیوں کی ڈھیروں بھنبھناہٹ کی آوازیں ماحول میں شور برپا کر چکی تھیں۔ جس کی وجہ سے ہمیں ایک دوسرے کی بات سننے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔

"میں کہہ رہی ہوں کیا تم کبھی کمپلیکس کا شکار ہوئی ہو؟"

"نہیں! میں کبھی بھی نہیں ہوئی۔ لیکن تم کس طرح کے کمپلیکس کی بات کر رہی ہو؟" وہ اب کی بار پوری میری جانب متوجہ تھی۔

"جیسے کچھ لوگ دوسروں کو پڑھائی میں اچھا پا کر شکار ہوتے ہیں، کچھ دوسروں کی خوبصورتی کو دیکھ کر۔" میدان کے ایک کونے میں عمر رسیدہ درخت اپنی پوری توانائی کے ساتھ کھڑا لڑکیوں کو اپنی چھایا میں لیے سورج کی شعاعوں سے مقابلہ کر رہا تھا۔

"اور کچھ لوگ اپنی پسند کے کام سے واقف تو ہوتے ہیں، ان کو اپنی خصوصیات معلوم تو ہوتی ہیں مگر دوسرے لوگ جو انہی کی عمر کے یا ان سے چھوٹے ہوتے ہیں ان کے کام سے متاثر ہو کر اپنے کام کو کچھ سمجھتے ہی نہیں اور اس بیماری کے مریض بن جاتے ہیں۔"

ہمم۔

ایک گہری سانس کھنیچتے ہوئے ماہم نے بولنا شروع کیا۔ "یعنی تمھارے کہنے کا مطلب ہے کہ لوگ خود کی خوبیوں کو کچھ سمجھتے ہی نہیں اور دوسروں کے کام سے متاثر ہو کر خود کو چھوٹا گردانا شروع کر دیتے ہیں؟"

"ہاں بالکل! یہی کرتے ہیں لوگ۔ اور کبھی کبھار میں بھی یہی کرتی ہوں۔ مجھے دوسروں کی خوبیاں متاثر کر جاتی ہیں اور پھر میری اپنی ہی نظروں میں کوئی عزت نہیں ہوتی۔"

"دیکھو یارا! اس دنیا میں کوئی بھی شخص کسی دوسرے کی کاربن کاپی ہرگز نہیں ہے۔ ہر ایک اپنے نقوش، خدوحال، مالی وسائل اور یہاں تک کہ خوبیوں کے لحاظ سے دوسرے سے یکسر مختلف ہے۔ اللہ نے ہر ایک کو منفرد بنایا ہے۔" ماہم کی آواز پر ارد گرد کا شور یکدم ہی سکوت میں تبدیل ہونے لگا تھا۔

"لڑکی! اس لیے بجائے یہ کہ تم اپنی توانائی دوسروں کی خوبیاں دیکھ کر خود کو کم سمجھنے کے اپنی اس خوبی کو نکھارنے پر صرف کرو جو اللہ نے تم میں خاص رکھی ہیں۔ کیونکہ میں جانتی ہوں، جو کام یارا نواز کر سکتی ہے وہ ماہم نہیں کر سکتی، اور جو کام ماہم ریاض کر سکتی ہے وہ کوئی تیسرا نہیں کر سکتا۔""میرے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ مجھے سمجھا رہی تھی۔ اور میرا ذہن جو مسلسل خود سے جنگ کر رہا تھا یکدم ہی شانت پڑ گیا۔ جیسے ڈھیروں سوالوں کے جواب اسی ایک سطر میں رکھے تھے۔"

"لڑکیوں کی تعداد درخت تلے تعداد اب بڑھنے لگی تھی۔ اور دھوپ میں تنومند کھڑا درخت بخوشی ان کو اپنے سائے میں لے لیتا تھا۔

ایک عرصہ دراز تو لگا ہوگا اس کو بھی اپنا آپ یوں کھڑا کرنے میں۔ کتنی ہی آندھیوں کا مقابلہ کیا ہوگا اس نے؟ اور نا جانے کتنے ہی قحت کاٹے ہونگے اس نے بھی؟

آخر کندن بننے کے لیے آگ میں جلنا تو پڑتا ہے ناں۔ ذہن میں بس یہی ایک بات گردش کرتی معلوم پڑ رہی تھی۔"

"اور ٹوٹی ہوئی یارا نواز اس ایک لمحے میں اب بہت پیچھے رہ گئی تھی۔ میں (یارا) جواب وہاں بیٹھی تھی وہ تو کوئی اور ہی تھی۔ جواب کسی امتحان سے نہیں بھاگنے والی تھی۔" چائے کے مگ سے اٹھتے دھوئیں کے مرغالوں میں ماضی کی یادیں بھی کہیں زائل ہونے لگی تھیں۔

کھڑکی سے باہر رات کی گہری سیاہ چادر اب صبح صادق کی نیلاہٹ میں تبدیل ہونے لگی تھی۔ دور مسجدوں سے آتی مؤذن کی آوازیں؛ فجر کی اذان سے ماحول کو مزید تازگی بخشنے لگی تھیں۔

دل کو ٹھنڈک، سکون اور فرحت بخشنے والی ایک نئی صبح کا آغاز ہو چکا تھا۔ جو کشیدگیوں اور چپقلشوں سے بھری اس دنیا کے باشندوں کو نئی امیدیں دلانے آئی تھی۔

"میں یارا نواز ہوں اور ایک لمبے دشوار سفر کی مسافر بننے کے بعد میں اپنی ذات کو تلاشنے میں کامیاب ہو چکی ہوں۔ الحمداللہ"

"گو کہ یہ سفر آسان نہیں تھا، لیکن اس سفر نے جہاں مجھے ذہنی اذیت سے دوچار کیا وہی پر اس سفر نے مجھے ایک بہت گہری بات سمجھا ڈالی۔ اب وہ بات کیا ہے یہ تو میں آخر میں ہی بتاؤں گی۔"

"تو جاننا چاہتے ہو وہ بات کیا ہے؟" نظر کے چشمے کو اتار کر کاغذ کی سیدھ میں رکھا اور خود گردن موڑے وہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔آنکھوں میں چمک در آئی تھی۔

ٹھنڈی پرسکون صبح

ہر غم سے پاک دن کا آغاز

ایک نئی امید سے لبریز دل

"ہمیں لگتا ہے کہ ہم اندھیروں سے کبھی نہیں نکل پائیں گے۔ کبھی بھی نئے خواب نہیں بن پائیں گے۔مایوسی میں اتنا ڈوب چکے ہوتے ہیں کہ امید سے منور سورج سے ہونے والے سویرے کی چاہ ختم ہو جاتی ہے۔"

"لیکن یاد رکھیں! جس طرح ہر اندھیر کے بعد اجالا ہے،رات کے بعد صبح ہے ویسے ہی ہمارے زندگی کے مایوسی بھرے دن بھی جلد ختم ہو جائیں گے۔ایک وقت آئے گا جب آپ خود کو جان جائیں گے۔اللہ کی طرف سے حاصل ہونے والی صلاحیت پر ناز کریں گے۔ اور آپ کی عزت اپنی ہی نظروں میں بڑھ جائے گی۔"

"کیونکہ اللہ کی طرف سے ہر کوئی مختلف طریقے سے آزمایا جاتا ہے۔رب باری تعالیٰ پر یقین رکھیں۔کیونکہ مایوسی کا شکار ہو کر خود کو ذہنی اذیت دینا بھی اپنے ساتھ ظلم ہے۔"کیونکہ اللہ کہتے ہیں:

وہ کرسی سے اٹھی اور بیڈ سائیڈ ٹیبل کی جانب بڑھی جہاں اس کا فون پڑا تھا۔یارا مڑی اور واپس اپنی نشست پر براجمان ہوئی۔موبائل پر انگلیاں تیزی سے حرکت کرتی محسوس ہوتی تھی۔چند لمحے سرکے تھے کہ

ایک

دو

اور تین

مشاری راشد کی پر ترنم آواز میں سورۃ زمر کی تلاوت سے پورا کمرہ گونج اٹھا تھا۔سکون،امید ،راحت کے جذبات سے کمرہ منٹوں میں نہا گیا تھا۔

قُلۡ يٰعِبَادِىَ الَّذِيۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِيۡعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ

"اے نبی کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ غفور و رحیم ہے۔"

"یارانواز"

"وقت: صبح چار بجے کر تیس منٹ"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842